ٹریولنگ کارڈ گرا پڑا ملے تو کیا حکم ہے ؟

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں ایک میٹرو لائن میں جاب کرتا ہوں، وہاں مجھے ایک پیسنجر نے کسی کا ٹریولنگ کارڈ پکڑایا اور کہا کہ یہ کسی کا کارڈ گر گیا ہے، آپ اپنے پاس رکھ لیں، جس کا ہو اسے آپ دے دینا۔ اس کارڈ میں 710 روپے بیلنس تھا اور 130 روپے کارڈ کی اپنی پیمنٹ تھی، ٹوٹل 840 روپے بنتے تھے۔ میں نے وہ کارڈ پیسنجر سے لینے کے بعد چار سے پانچ دن تک کارڈ ہولڈر کا انتظار کیا، مگر کوئی بھی کارڈ لینے نہیں آیا، لہذا میں نے اُس ٹریولنگ کارڈ کو ریفنڈ کرالیا، اور اس سے ملنے والے 840 روپے اپنے پاس رکھ لئے ہیں۔ اب میں اُن پیسوں کا کیا کروں؟ میں نے سوچا تھا کہ اگر کوئی ایک ہفتے تک کوئی نہیں آئے گا، تو میں اُن پیسوں کو مسجد کے چندہ بکس میں ڈال دوں گا، میرے لئے کیا شرعی حکم ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اس ٹریولنگ کارڈ کی شرعی حیثیت "لقطہ" کی ہے، اور لقطہ کا شرعی حکم یہ ہے کہ لقطہ یعنی گری پڑی چیز کو اٹھا کر صرف اپنے پاس رکھ لینا اور مالک کا انتظار کرنا کافی نہیں ہوتا، بلکہ اتنے عرصہ تک اس چیز کی تشہیر و اعلان کرنا ہوتا ہے کہ لقطہ اٹھانے والے کو غالب گمان ہوجائے کہ مالک اب مطالبے کے لیے نہیں آئے گا، جب تشہیر کے بعد یہ غالب گمان ہوجائے کہ اب اس کا مالک نہیں آئے گا، تو لقطہ اٹھانے والے کو اختیار ہوتا ہے کہ چاہے تو اسے مالک کے ملنے کی امید پر اپنے پاس سنبھال کر رکھ لے، اور چاہے تو کسی شرعی فقیر پر صدقہ کردے، یا دیگر مصارف خیر یعنی مسجد، مدرسہ وغیرہ میں صرف کردے، اگر خود شرعی فقیر یعنی مستحق زکوۃ ہو، تو خود بھی اپنے استعمال میں لاسکتا ہے۔

اب چونکہ یہاں سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے اُس کارڈ کی تشہیر نہیں کی، بلکہ صرف تین سے چار دن انتظار کے بعد اُسے ریفنڈ کرادیا، تو سب سے پہلے تو آپ کا اس کارڈ کی تشہیر کرے بغیر ہی اُسے ریفنڈ کرانا درست نہ ہوا، کیونکہ آپ کو بعینہٖ اس کارڈ کو محفوظ رکھ کے اس کی تشہیر اور مالک کے تلاش کرنے کا حکم تھا، اُسے ریفنڈ کروانے کی اجازت نہیں تھی، ٹریولنگ کارڈ کو کارڈ ہولڈر تک پہنچانے کیلئے گم شدہ کارڈ کو کسی قریبی میٹرو اسٹیشن پر جا کر اسٹاف کے حوالے کیا جاسکتا تھا، یونہی متعلقہ میٹرو سسٹم کی ہیلپ لائن پر کال کر کے گم شدہ کارڈ کی اطلاع بھی دی جاسکتی تھی، جس سے بعینہٖ وہی کارڈ مالک تک پہنچ سکتا تھا، ہاں البتہ اگر بعینہٖ کارڈ کو رکھنے میں مالک کا نقصان تھا، اس طرح کہ اگر کارڈ مالک تک پہنچ بھی جاتا، مگر کارڈ کی مدت ختم ہونے کی صورت میں یا کسی اور وجہ سے اس کے اندر موجود رقم ضائع ہو سکتی تھی، تو ایسی صورت میں آپ کا اس کارڈ کو ریفنڈ کروانا شرعاً درست تھا، بہر حال اب آپ کیلئے شرعی حکم یہ ہے کہ آپ اس کارڈ کی ممکنہ حد تک تشہیر کریں، بہتر طریقہ یہی ہے کہ میٹرو اسٹیشن کے اسٹاف کو اور اسی طرح میٹرو کی ہیلپ لائن پر کال کر کے اطلاع دیدیں اور ساری معلومات دے کر اپنا نمبر لکھوادیں، ممکن ہے کہ چند دنوں میں کارڈ کا مالک آپ سے رابطہ کر کے اپنی رقم حاصل کرلے۔ اس پروسس کے بعد جب اتنی مدت گزر جائے کہ آپ کو یہ غالب گمان ہوجائے کہ اب اس کا مالک رابطہ نہیں کرے گا، تو اب آپ چاہیں تو اس کارڈ کی رقم کو اپنے پاس سنبھال کر رکھ لیں، ورنہ چاہیں تو کسی شرعی فقیر پر صدقہ کردیں، اور اس رقم کو مسجد پر صرف کرنا چاہیں تو بھی کرسکتے ہیں۔ تاہم یہ یاد رہے کہ اُن پیسوں کو صدقہ کرنے کی صورت میں اگرچہ آپ بریٔ الذمہ ہوجائیں گے، لیکن اگر پھر کبھی کارڈ کے مالک نے آپ سے رابطہ کرلیا اور وہ صدقہ کرنے سے راضی نہیں ہوا، تو آپ کو وہ رقم اس کارڈ ہولڈر کو اپنے پاس سے ادا کرنی ہوگی۔

لقطہ کی تعریف کے متعلق درمختار اور فتاوی عالمگیری میں ہے: واللفظ للثانی: "اللقطة هي مال يوجد في الطريق، و لا يعرف له مالك بعينه كذا في الكافي" ترجمہ: لقطہ وہ مال ہے جو راستہ میں کہیں پڑا ہوا مل جائے، اور بعینہٖ اس چیز کا مالک معلوم نہ ہو، اسی طرح کافی میں ہے۔ (الفتاوی الھندیہ، جلد2، کتاب اللقطہ، صفحہ 308، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

لقطے کی تشہیر لازم ہے یہاں تک کہ غالب گمان ہو کہ اب مالک نہیں آئے گا، چنانچہ تبیین الحقائق میں ہے: "عرف اللقطة الى ان يغلب على ظنه ان صاحبها لا يطلبها۔۔۔ثم تصدق اى تصدق باللقطة اذا لم يجيئ صاحبها بعد التعريف لأن الواجب عليه حفظها وأداؤها إلى أهلها" ترجمہ: (لقطہ اٹھانے والا شخص) لقطہ کا اعلان کرے، یہاں تک اسے ظن غالب ہوجائے کہ اب اس مالک اسے تلاش نہیں کرے گا، پھر جب اعلان کرنے کے بعد مالک نہ آئے،

تو لقطہ کو صدقہ کر دے، کیونکہ اس پر اس لقطہ کی حفاظت کرنا اور اسے اس کے مستحق تک پہنچانا واجب ہے۔ (تبیین الحقائق جلد 3، کتاب اللقطۃ، صفحہ 302، 304، مطبوعہ قاہرۃ)

لقطہ کی تشہیر کے بعد اسے اختیار ہے، چاہے تو اپنے پاس سنبھال کر رکھ لے، اور چاہے تو فقیر شرعی پر صدقہ کر دے،

چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے: "ثم بعد تعریف المدۃ المذکورۃ الملتقط مخیر بین أن یحفظھا حسبۃ وبین أن یتصدق بھا فإن جاء صاحبھا فأمضی الصدقۃ یکون لہ ثوابھا وإن لم یمضھا ضمن الملتقط أو المسکین إن شاء لو ھلکت فی یدہ فإن ضمن الملتقط لا یرجع علی الفقیر وإن ضمن الفقیر لا یرجع علی الملتقط وإن کانت اللقطۃ فی ید الملتقط أو المسکین قائمۃ أخذھا منہ" **یعنی: پھر اتنی مدت تشہیر کرنے کے بعد اٹھانے والے کو اختیار ہے کہ ثواب کی نیت سے لقطہ کی حفاظت کرے یا اسے صدقہ کر دے، پھر اگر مالک آگیا اور اس نے صدقہ کو جائز کر دیا، تو اسے ثواب ملے گا اور اگر مالک صدقہ کرنا، جائز قرار نہ دے اور وہ چیز بھی ہلاک ہو چکی ہو، تو اسے یہ اختیار ہے کہ ملتقط (چیز اٹھانے والے) سے تاوان لے یا مسکین سے، اگر ملتقط سے تاوان لیا، تو ملتقط مسکین سے رجوع نہیں کر سکتا اور اگر مسکین سے لیا، تو مسکین ملتقط سے رجوع نہیں کر سکتا اور اگر وہ گمی ہوئی چیز ملتقط یا مسکین کے پاس موجود ہے، تو وہ اپنی چیز اس سے لے لے گا۔** (الفتاوی الھندیہ، جلد 2، کتاب اللقطہ، صفحہ 308، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

لقطہ کی چیز کو بلا ضرورت تشہیر سے پہلے نہیں بیچا جا سکتا، ہاں تشہیر کے بعد مالک کے نہ ملنے کی صورت میں اس چیز کو بیچ کر رقم محفوظ کرنے کی اجازت ہے، جیسا کہ خلاصۃ الفتاوی میں ہے: "ثم ھو بالخیار ان شاء ادام الحفظ الی أن یظھر الغائب وإن شاء تصدق علی أن یکون الثواب لصاحبھا **وان شاء باعھا ان لم یکن دراھم أو دنانیر وامسک ثمنھا**" ترجمہ: پھر (تشہیر کے بعد) لقطہ اٹھانے والے کو اختیار ہے کہ چاہے تو محفوظ کر کے رکھ لے یہاں تک کہ اس کا مالک ظاہر ہو جائے، اور چاہے تو صدقہ کر دے اس طرح کہ صدقہ کا ثواب اس چیز کے مالک کیلئے ہو، اور اگر وہ درہم یا دینار نہ ہو، تو اسے بیچ دے اور اس کا ثمن محفوظ کر لے۔ (خلاصۃ الفتاوی، جلد 4، کتاب اللقطۃ، صفحہ 435، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "لقطہ کا حکم تشہیر ہے، اس کے بعد فقیر پر تصدق نہ کہ بلا تشہیر بیع۔" (فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 210، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

لقطہ اگر ایسی چیز ہو جس کے رکھنے میں مالک کا نقصان ہو، تو لقطہ اٹھانے والا اسے بیچ کر اس کی رقم محفوظ کر سکتا ہے، جیسا کہ **اگر ودیعت جلد خراب ہونے والی چیز ہو تو اسے بیچ کر رقم محفوظ کرنے کی اجازت ہوتی ہے،** چنانچہ جوہرۃ النیرۃ میں

ہے :"المودع إذا خاف على الوديعة الفساد إن كان في البلد قاض رفع أمرها إليه واستأذنه في بيعها وإن لم يكن في البلد قاض باعها۔۔۔وحفظ ثمنها لصاحبها وعلى هذا اللقطة"ترجمہ : ودیعت رکھنے والا جب ودیعت کے خراب ہونے کا خوف کرے تو اگر اس شہر میں قاضی ہو تو اسے بیچنے کے لیے قاضی تک معاملہ لے جائے، اور اسے بیچنے میں اس کی اجازت حاصل کرے، اور اگر اس شہر میں قاضی نہ ہو تو وہ خود اسے بیچ دے اور اس کی قیمت مالک کے لیے محفوظ رکھے، اور اسی پر لقطہ کا حکم ہے۔ (الجوھرۃ النیرۃ، جلد1، کتاب العاریۃ، صفحہ350، المطبعۃ الخیریۃ)

مال لقطہ کو مصارف خیر یعنی مسجد، مدارس وغیرہ پر بھی صرف کرسکتے ہیں، چنانچہ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں : "وہ مثل مالِ لقطہ ہے، مصارفِ خیر مثل مسجد اور مدرسہ اہل سنت و مطبع اہل سنت وغیرہ میں صَرف ہوسکتا ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ563، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں : "اُٹھانے والا اگر فقیر ہے، تو مدتِ مذکورہ تک اعلان کے بعد خود اپنے صرف میں بھی لاسکتا ہے۔" (بہارِ شریعت، جلد2، حصہ10، صفحہ476، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : FAM-498

تاریخ اجراء : 27 محرم الحرام 1446ھ/03 اگست 2024ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net